خلاصہ شرح العقائد النسفیۃ

"بحمد اللہ حمداً کثیراً" شرح عقائد
"ششماہی اول" کا نصاب
ایک سحل انداز میں
"سوالاً و جواباً"
لکھنے میں کامیاب
ہوا۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس خلاصے
کو طلباء کرام کیلئے "بالواسطہ" اور
"بلاواسطہ" فائدہ مند بنائے:۔

ایک گزارش:۔
دوران مطالعہ غلطی پر مطلع ہونے کی
صورت میں بالدلائل آگاہ فرمانا:۔
اگر رائے دینا چاہے
تب بھی رائے عطا فرمانا:۔
اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر
عطا فرمائے:۔

ابوالمتبسم ایاز احمد عطاری
0312-8065131

"اجمالی باتیں"

1 - شرح عقائد کا اسلوب :-

2 - احکام شرعیہ کی اقسام :-

3 - علم الکلام کی تعریف :-

4 - علم الکلام کی تدوین کا بیان :-

5 - حق و صدق کے درمیان فرق :-

6 - سوفسطائیہ کے گروہ کا بیان :-

7 - علم کی تعریفات :-

8 - اسباب علم کا بیان :-

9 - حقیقت و ماھیت کی تعریف :-

10 - سبب سے مراد :-

11 - حواس خمسہ کا بیان :-

12 - خبر صادق و کاذب کا بیان :-

13 - حدوث عالم کا بیان :-

14 - اللہ کے واحد و قدیم ہونے کا بیان :-

Scanned by CamScanner

س 1: ماتن اور شارح کے حالاتِ زندگی بیان کریں؟

ج: ماتن کے حالات :-

ماتن کے حالات مندرجہ ذیل ہیں :-

نام :-

عمر :-

کنیت :-

ابو حفص :-

لقب :-

نجم الدین :-

ابو کا نام :-

محمد :-

تاریخِ پیدائش :-

461ھ میں شہر نسف میں پیدا ہوئے :-

شہرت :-

آپ زاہد، متقی بزرگ تھے۔ آپ کی تفسیر حدیث، فقہ، اور عقائد میں کثیر تصانیف ہیں :-

شیوخ :-

آپ نے کثیر شیوخ سے علم حاصل کیا ہے۔ اپنے شیوخ کی تعداد "555" ذکر کی ہے :-

تصانیف :-

آپ کی تصانیف "100" سے زائد ہیں :-

1- الاشعار 2- تاریخ بخاری

3- الجمل الماثورہ 4- تعداد الشیوخ

شارح کے حالات :-

شارح کے حالات درج ذیل ہیں :-

نام :-

مسعود :-

لقب :-

سعد الدین :-

ابو کا نام :-

عمر :-

تاریخِ پیدائش :-

722 کو تفتازان میں پیدا ہوئے :-

Scanned by CamScanner

علمی مقام :-

آپ کی بہت زیادہ تصانیف ہیں -
آپ نے "16" سال کی عمر میں "شرح تصریف الزنجانی" تصنیف فرمائی :-

تصانیف :-

1- شرح مراح الارواح :-
2- سعدیہ شرح شمسیہ :-
3- شرح عقائد :-

تاریخ وفات :-

پیر شریف 22 محرم الحرام 792 ھ کو سمرقند میں وفات پائی :-

س 2 عقائد کا اسلوب کیا ہے؟ بیان کریں :-

ج اسلوب :-

شرح عقائد احناف "ماتریدیہ اور اشاعرہ" کے اصولوں پر ایک بہت جامع کتاب ہے -
العقائد کے مصنف "ماتریدی" اور شرح عقائد کے مصنف "اشعری" ہیں :-
اس کتاب میں فرق اسلام کے افکار خصوصاً "البیات" میں ان کے مذاہب کی تفصیل ہے -
اور ساتھ ساتھ دلائل عقلیہ و نقلیہ سے مبتدعہ کے آراء و افکار کا رد بھی ہے :-

س 3 احکام شرعیہ کی اقسام مع وجہ تسمیہ ذکر کریں؟

ج اقسام :-

احکام شرعیہ کی "2" اقسام ہیں :- وہ یہ ہیں -
1- عملیہ 2- اعتقادیہ

تعریف العملیہ :-

جو احکام مکلف کے عمل سے تعلق رکھتے ہوں - اس علم کو "علم الشرائع والأحکام" سے موسوم کیا جاتا ہے :-

پہلی وجہ تسمیہ :-
یہ علم شریعت سے حاصل ہوتا ہے :-
اسلئے اس علم کو "علم الشرائع" کہا جاتا ہے :-

دوسری وجہ تسمیہ :-
جب عرف میں "احکام" مطلقاً بولا جاتا ہے۔
تو "متبادر الی الفھم" احکام عملیہ کی طرف جاتا ہے :-

تعریف الاعتقادیہ :-
وہ احکام شرعیہ جو مکلف کے اعتقاد
سے تعلق رکھتے ہوں۔
اس کو "علم الصفات والتوحید" سے
موسوم کیا جاتا ہے :-

وجہ تسمیہ :-
توحید باری تعالیٰ اور اس کی صفات علم الکلام
کی مشہور بحث اور عظیم ترین مقاصد میں سے ہے۔ اسلئے
اس کو "علم الصفات والتوحید" کہا جاتا ہے :-

س 4: علم الکلام کی تدوین کی حاجت درپیش کیوں آئی؟ بیان
کریں :-

ج: اس کی تدوین کی ضرورت اسلئے پیش آئی کہ پہلے زمانے کے
لوگ یعنی :- صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکار علیہ السلام کی
صحبت کی وجہ سے ان کے عقائد صحیح ہوا کرتے تھے۔
اور اس کی تدوین سے مستغنی تھے۔
لیکن فتنے اٹھے اور آئمہ دین
پر بغاوت شروع ہوئی۔ اور نظریات مختلف ہوئے۔ تو علمائے کرام
"نظر واستدلال" میں مشغول ہوئے۔
اور اجتہاد و استنباط کرکے ابواب
وفصول کو ترتیب دے کر مذاہب و اختلافات کو
واضح کر دیا :-

س 5: درج ذیل کلمات کی تعریف بیان کریں :-
1- فقہ 2- اصول فقہ 3- علم الکلام :-

ج تعریف الفقہ :-
احکام عملیہ سے واقفیت "ادلہ تفصیلیہ" سے حاصل ہو :-

تعریف اصول الفقہ :-
اور جس سے "ادلہ اجمالی" کے احوال معلوم ہوں کہ کیسے ان سے احکام مستنبط ہو سکتے ہیں :-

تعریف علم الکلام :-
وہ علم جو تفصیلی دلائل سے عقائد کی معرفت کا فائدہ دیں تو وہ "علم الکلام" کہلاتا ہے :-

س ۴ علم الکلام کو کلام کہنے کی وجوہات درج ذیل فرمائیے؟
ج پہلی وجہ :-
علم الکلام میں تمام مشغول کا عنوان "الکلام" کے لفظ سے تعبیر ہوتا ہے :-

دوسری وجہ :-
جب "کلام اللہ" کے مخلوق وغیر مخلوق" ہونے کی بحث زیادہ مشہور تھی۔ حتیٰ کہ معاملہ جنگ وجدال تک پہنچ گیا۔ تو "کلام اللہ" والے مسئلے کی مناسبت سے "علم الکلام" سے اس علم کو تعبیر کیا :-

تیسری وجہ :-
اس علم کے ذریعے "تکلم" پر قدرت حاصل ہوتی ہے۔ کلام پر قدرت پیدا کرنے کی بناء پر "اس کو" علم الکلام" سے تعبیر کیا :-

چوتھی وجہ :-
علوم میں سب سے پہلے حاصل کرنا "علم التوحید" کا ہے۔ اور "علم التوحید" کو کلام کے ذریعے سیکھا و سکھایا جاتا ہے :- تو اسلئے اس علم کو "علم الکلام" سے موسوم کیا :-

پانچویں وجہ:-
"علم الکلام" باہمی بحث و مباحثہ سے متحقق ہوگا۔ جبکہ دوسرے علوم کتابوں کے مطالعے اور غور و فکر سے حاصل ہو جاتا ہے:-

چھٹی وجہ:-
اس علم کی قوت دلائل پر نظر کرتے ہوئے اسی کو کلام کہا جاتا ہے۔ گویا کہ اس کے مقابلے میں دوسرا کلام ہی نہیں:-

ساتویں وجہ:-
تمام علوم میں سب سے زیادہ منازعات اسی علم میں ہے۔ تو مخالفین کو "رد" کرنے کیلئے "کلام" کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس ضرورت کی وجہ سے "کلام" کو "کلام" کہا گیا:-

آٹھویں وجہ:-
"علم الکلام" کے مسائل کی بنیاد ایسے دلائل قطعی پر ہے۔ جن میں سے بیشتر کی تائید "دلائل سمعی" سے کی گئی ہے:-

س 7: متقدمین اور متأخرین کے علم الکلام میں کیا فرق ہے؟ بیان کریں:-

ج: متقدمین نے "علم الکلام" میں ردِ فلسفہ سے تعرض نہیں کیا گیا، البتہ اسلامی فرقے خاص طور پر معتزلہ کے ساتھ اختلاف رہا۔ جبکہ متأخرین کے "علم الکلام" میں فلسفہ کے ان مسائل کی تردید ہے۔
چونکہ مسائل شرعیہ کے مخالف تھے۔ فلسفہ کے مسائل کو "علم الکلام" میں بھر دیا۔ تاکہ مسائل فلسفیہ کو فلسفی عنوان ہی سے رد کیا جائے:-

س 8: علم الکلام کو اشرف کہنے کی وجہ کیا ہے؟ بیان کریں:-
ج: علم الکلام کو "5" وجوہات کی بناء پر اشرف کہا گیا ہے:-
پہلی وجہ:-
احکام شرعیہ کی بنیاد ہے:-
دوسری وجہ:-
علوم دینیہ کا سردار ہے:-

Scanned by CamScanner

تیسری وجہ:- علم الکلام سے حاصل ہونے والے مسائل اسلامی عقائد ہیں:-

چوتھی وجہ:-
علم الکلام کی غایت دینی اور دنیوی سعادت مندی کے ساتھ کامیابی حاصل کرنا ہے:-

پانچوی وجہ:-
علم الکلام کے دلائل ایسے قطعی دلائل ہیں۔ جن کی تائید الشر" دلائل سمعیہ" سے کی گئی ہے:-

س 9: علم الکلام کی مذمت بعض علماء کرام نے کیوں کی ہے؟ وجہ بیان کریں:-

ج: سلف صالحین کا علم الکلام سے منع کرنا اور اس میں طعن کرنا مطلقاً نہیں کیا۔ بلکہ "4" لوگوں کیلئے منع کیا ہے:-

1۔ دین میں متعصب ہو کہ حق واضح ہونے کے بعد بھی نہ مانے:-

2۔ یقین کو حاصل کرنے سے قاصر ہو۔ شکوک وشبہات میں مبتلا ہوجائے:-

3۔ مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑنے کا ارادہ رکھنے والا ہو:-

4۔ فلاسفہ کی غیر ضروری باریکیوں میں مشغول ہونے والا ہو:-

مذکورہ "4" لوگوں کے بارے میں طعن ثابت ہے۔ ورنہ تو منع اور طعن کا تصور ہی نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ "علم الکلام" واجبات کی اصل اور مشروعیات کی بنیاد ہے:-

س 10: "حق وصدق" دونوں ایک ہیں یا فرق ہے؟ بیان کریں:-

ج: اس بارے میں "2" اقوال ہیں:- وہ یہ ہیں:-
پہلا قول:-
مفہوم کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے:-

البتہ استعمال کے اعتبار سے فرق ہے:۔
حق:۔
یہ "حکم جو واقع کے مطابق ہو" اور یہ "اقوال و ادیان مذاھب اور عقائد تمام پر بولا جاتا ہے:۔
صدق:۔
"حکم جو واقع کے مطابق ہو" یہ صرف "اقوال" پر بولا جاتا ہے:۔

دوسرا قول:۔
حق و صدق کے مابین حقیقی فرق نہیں ہے۔ فرق صرف اعتباری ہے:۔
حق:۔
حق میں مطابقت کا اعتبار "من جانب الواقع" ہوتا ہے۔ تو حکم کے حق ہونے کا معنیٰ یہ ہوگا کہ واقع، حکم کے مطابق ہو۔
صدق:۔
صدق میں مطابقت کا اعتبار "من جانب الحکم" ہوتا ہے۔ تو حکم کے صدق ہونے کا معنیٰ یہ ہوگا کہ "حکم، واقع" کے مطابق ہو:۔

س: "حقائق الاشیاء ثابتۃ" میں "حقائق الاشیاء" "ثابتۃ" کا عین ہے۔ کیونکہ "حقائق الاشیاء" کا معنیٰ "موجود ہو۔ اور "شئ" کا تمدنا معنیٰ "موجود" ہے۔
تو گویا کہ یہ "الامور الثابتۃ ثابتۃ" کے بمنزلہ میں ہوا۔ جو کہ درست نہیں ہے:۔
ج: یہاں:۔
"تغایر بین المبتداء والخبر" موجود ہے۔ وہ اسطرح کہ "حقائق الاشیاء" سے "ثبوتی معنیٰ" مراد ہے۔ وجود ذھنی کے اعتبار سے۔
اور "ثابتۃ" سے "ثبوتی معنیٰ" وجود خارجی کے اعتبار سے ہے:۔ تو اسطرح دونوں میں فرق ہو گیا:۔

تحقیقی جواب:۔
ایک شئ کے مختلف اعتبارات ہوتے ہیں۔ بعض اعتبار سے اسی شئ پر حکم لگانا صحیح ہوتا ہے۔ تو کلام

مفید ہوتا ہے:-

جیسے:- انسان
↓
جسم بھی ہے۔ اور حیوان بھی ہے۔
تو یہ کلام درست ہوگا: کیونکہ بعض اجسام "حیوان نہیں ہوتے:-

اور بعض اعتبارات سے حکم لگانا لغو ہوتا ہے۔ تو کلام غیر مفید ہوتا ہے:-

جیسے:- الانسان حیوان
↓
یہ کلام لغو ہے:- کیونکہ موضوع میں پہلے سے حیوانیت ملحوظ تھی۔ پھر حیوان کا حکم لگانا یہ لغو ہوگا:-

س12: سوفسطائیہ کے گروہ مع تعریفات ذکر کریں:-

ج:

سوفسطائیہ

عنادیہ	عندیہ	لاأدریہ
یہ اشیاء کے حقائق کے مطلقاً منکر ہیں۔	یہ نفس الامر میں اشیاء کے حقائق کے ثبوت کے منکر ہیں۔	کسی علم کے ثبوت اور عدم ثبوت کے قائل ہیں۔

ان کی دلیل:-

علم کی "2" اقسام ہیں۔ 1۔ ضروری 2۔ نظری
پھر ضروری کی "2" اقسام ہیں۔ 1۔ حسیات 2۔ بدیہیات
"حسیات" میں کثرت سے غلطیاں پائی جاتی ہیں:-

جیسے:-

بھینگا شخص:- اسکو ایک کے بجائے "دو" نظر آتے ہیں۔
دوسرے "بدیہیات" میں بھی کثیر اغلاط ہوتی ہیں:-
اسکو حل کرنے کیلئے دقیق نظر کی محتاجگی ہوتی ہے:-

ان کا رد:-

حس کا غلطی کرنا یہ بعض اسباب جزئیہ کی وجہ

سے ہو۔ اور بعض اسباب جزئیہ کی وجہ سے حس کی غلطی کرنا اس بات کو مستلزم نہیں ہے کہ حس تمام جگہوں میں غلطی کرے۔

اور "بدیہیات" میں اختلاف "عدم الف وعادۃ" اور تصور میں خفاء کی وجہ سے ہوتا ہے:۔

س 12: علم کی دونوں تعریفیں فوائد وقیودات کے ساتھ بیان کریں:۔
ج: پہلی تعریف:۔
جس چیز کو ذکر کیا جائے وہ روشن ہو جائے۔

فائدہ:۔
اس تعریف میں "4" چیزیں داخل ہیں:۔
1۔ ادراک حواس 2۔ تصدیقات یقینیہ
3۔ تصدیقات غیر یقینیہ 4۔ تصورات

دوسری تعریف:۔
علم اس صفت کو کہا جاتا ہے۔ جو تمیز کو لازم کرے۔ ایسا لازم کرے کہ جس میں نقیض کا احتمال نہ ہو:۔

فائدہ:۔
اس تعریف میں "3" چیزیں داخل ہیں:۔
1۔ ادراک حواس 2۔ تصدیقات یقینیہ
3۔ تصورات

دونوں تعریفوں میں تطبیق:۔
"تجلی" سے کامل علم مراد لیا جائے۔ تو اس صورت میں "ظن" خارج ہو جائے گا۔
اسلئے کہ "ظن" میں کامل روشنی نہیں ہوتی:۔ تو اس صورت میں دونوں تعریفیں ایک ہو جائیں گیں۔
دونوں تعریفوں میں تصدیقات غیر یقینیہ شامل نہیں ہوں گیں:۔

س 11: اسباب علم کتنے اور کون کون سے ہیں؟ مع وجہ حصر بھی لکھیں؟
ج: اسباب علم:۔
1۔ حواس سلیمہ 2۔ خبر صادق 3۔ عقل:۔

Scanned by CamScanner

وجہ حصر:-

سلب

ذات مُدرِک سے خارج ہوگی۔ تو — یا — خارج نہیں ہوگی

خبر صادق

آلہ ادراک کا ہوگا لیکن مُدرِک نہیں ہوگا تو — آلہ ادراک نہیں ہوگا بلکہ مُدرِک ہوگا تو

حواس سلیمہ — عقل
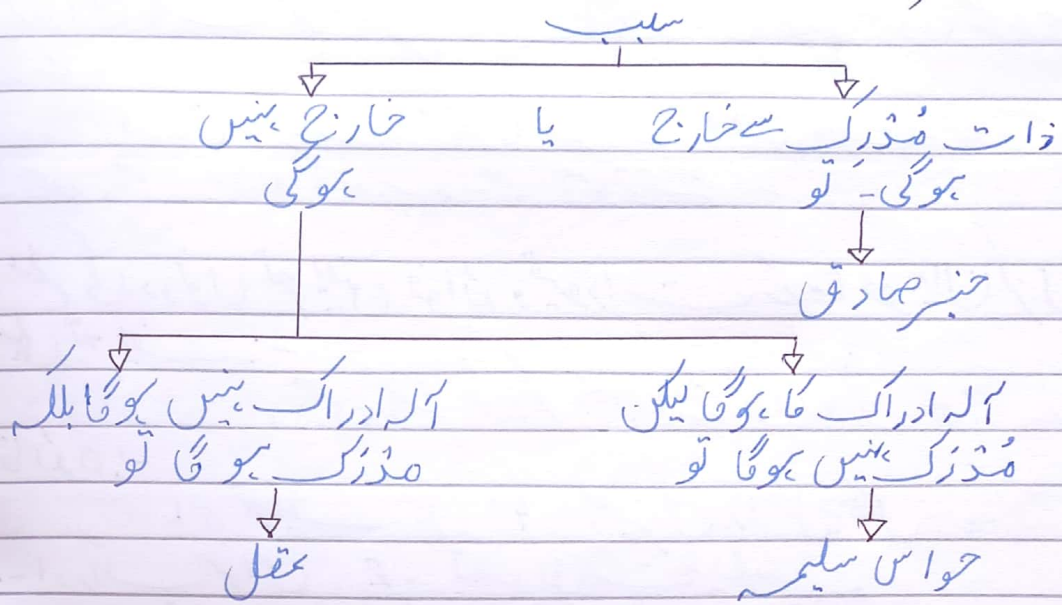
س 15: حقیقت اور ماھیت اور ھویت کی تعریف بیان کریں؟

ج: تعریفات:-

ان کی تعریفات میں "2" اقوال ہیں:-

پہلا قول:-

حقیقت و ماھیت وہ ہے جس کی وجہ سے وہ شئ موجود ہو۔ اس قول کے مطابق "حقیقت و ماھیت" مترادف ہیں:-

دوسرا قول:-

حقیقت اور ماھیت میں اعتباری فرق ہے:-

تعریف الحقیقت:-

خارج میں وجود اسکا پایا جائے:-

تعریف الماھیت:-

جب شئ کے تحقق و تشخص سے قطع نظر کیا جائے تو یہ ماھیت ہوتی ہے:-

تعریف الھویت:-

تشخص کے اعتبار سے تعریف ہو تو یہ ھویت ہوتی ہے:-

س 16: سبب سے کیا مراد ہے؟

"حقیقی" تو یہ "اللہ" کی ذات ہے،
یا "ظاہری" یہ تو صرف "عقل" ہے، یا "مفضی الی الجملہ"

Scanned by CamScanner

یہ تو تین سے زائد ہیں؟ کسی بھی طرح سے اسباب علم "ح" نہیں بن رہے ہیں:۔ تو آپ نے اسباب علم "ح" کیسے بتائے؟

ج پہلا جواب:۔

مشائخ کی عادت ہے۔ اسباب علم کو "ح" پر منحصر کرنے کی:۔ جب مشائخ کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ تو وہ ان "ح" پر انحصار کرتے ہیں:۔

دوسرا جواب:۔

معلومات دینیہ کا سب سے بڑا حصّہ "خبر صادق" پر مشتمل ہے۔ تبھی اسکو "اسباب علم" کا دوسرا سبب بنایا۔ اور جب بعض ادراکات سے علم حاصل ہوا حواس ظاہرہ کے استعمال کرنے کے بعد تو "حواس سلیمہ" کو اسباب علم کا پہلا سبب بنایا:۔

تجربات وجدانیات ان سب کا مرجع، مرکز محور "عقل" ہے۔ تو اسلئے اسباب علم کا تیسرا سبب "عقل" کو بنایا:۔

س[17] حواس کتنے اور کون کون سے ہیں؟ مع تعریفات بیان کریں:۔

ج: حواس "5" ہیں:۔ وہ یہ ہیں:۔

1۔ سمع 2۔ بصر 3۔ شم 4۔ ذوق 5۔ لمس:۔

تعریف السمع:۔

جو کانوں کے سوراخوں پٹھوں میں رکھی ہوئی ہے۔ جب ہوا کے زریعے آواز کو ایک کیفیت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ کانوں کے سوراخوں تک پہنچتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ان میں سننے کی طاقت پیدا کر دیتا ہے:۔

تعریف البصر:۔

ایک ایسی قوت ہے۔ جو ان دو کھو کھلے پٹھوں میں رکھی ہوئی ہے۔ جو باہم دماغ میں ملے ہوئے ہیں۔ پھر ایک دوسرے سے جدا ہو کر دونوں آنکھوں میں پہنچتے ہیں:۔

تعریف الشم:۔

ایک ایسی قوت ہے جو کہ دماغ کے اگلے حصّہ

میں پستان کے سر کے مشابہ گوشت کے دو ٹکڑوں میں رکھی گئی ہے :-

تعریف الذوق :-
یہ وہ قوت ہے جو زبان کے چھڑے کے پٹھوں میں رکھی ہے۔ طعام جب لعاب کی رطوبت سے مل کر منہ کے پٹھوں تک آتا ہے۔ تو سب کا ذائقہ معلوم ہوتا ہے :-

تعریف اللمس :-
یہ وہ قوت ہے۔ جو تمام بدن میں پھیلی ہوتی ہے :-

س 13 خبر صادق و خبر کاذب کی تعریفات بیان کریں؟
ج اس بارے میں "2" اقوال ہیں :- وہ یہ ہیں :-

پہلا قول :-
خبر صادق وہ ہے جو واقعہ کے مطابق ہو :-
یعنی :- خارج اس نسبت کے مطابق ہو تو وہ "صادق" ہوگی :-
اگر خارج اس نسبت کے مطابق نہ ہو تو وہ "خبر کاذب" ہے :-

دوسرا قول :-
واقعہ خبر کے مطابق ہو تو "صدق" ورنہ "کذب"

فرق :-
فرق صرف اتنا ہے کہ اول میں "صدق و کذب" کے اوصاف ہیں :-
اور ثانی میں "مخبر" کے اوصاف ہیں :-

س 14 خبر صادق کی اقسام مع تعریفات و حکم بیان کریں؟
ج اقسام :-
خبر صادق کی "2" اقسام ہیں :-
1- خبر متواتر 2- خبر رسول

خبر متواتر :-
جو قوم کے اتنے افراد کی زبانوں پر جاری ہو کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہونا متصور نہ ہو :-

حکم :-
علم ضروری حاصل ہوتا ہے :-

Scanned by CamScanner

خبر رسول :-
جس کی معجزہ کے ساتھ تائید ہو :-
حکم :-
علم استدلالی حاصل ہوتا ہے :-

س 20 استدلالی کی تعریف بیان کریں ؟
ج اسکی "2" تعریفیں ہیں :- وہ یہ ہیں :-
پہلی تعریف :-
دلیل میں نظر کرنا کہ صحیح نظر کے ذریعے مطلوب خبری کے علم تک پہنچنا ممکن ہو :-

دوسری تعریف :-
یہ وہ قول جو مرکب ہوتا ہے قضایا سے ان کو ماننے سے ایک اور قول کا ماننا لازم آئے :-

س 21 خبر رسول کے ذریعے علم استدلالی کیسے حاصل ہوتا ہے ؟
ج
خبر رسول

قول کی نسبت قائل کیطرف ہو - اگر تواتر ہے - تو اس اعتبار سے علم ضروری ہے -	قول کا اپنا مضمون و مفہوم خارج میں ہے یا نہیں ، اس اعتبار سے یہ "علم استدلالی" حاصل ہوگا -

س 22 خبر صادق کی اقسام "2" پر منحصر کرنا درست نہیں ہے ، کیونکہ خبر صادق تو "2" سے زائد ہیں - جیسے ، اللہ تعالیٰ و ملائکہ کی اخبار وغیرہ ؟
ج خبر سے مراد
وہ خبر ہے جو خبر کی حیثیت سے عام مخلوق کو علم کا فائدہ دے قرائن سے ملی ہوئی نہ ہو - بغیر قرائن کے خبر سچی ہو :-
اللہ تعالیٰ کی اخبار :-
براہ راست مخلوق تک نہیں پہنچتی - بلکہ رسول کے واسطے سے پہنچتی ہیں :-

س 23 عقل کی تعریف بیان کریں نیز عقل سے کون سا علم حاصل ہوگا ؟

Scanned by CamScanner

ج: تعریف العقل :-
وہ قوت ہے نفس کی جس میں علوم اور ادراک
کی استعداد پائی جاتی ہے :-
حکم :- عقل کے ذریعے علم تصوری و تصدیقی، بدیہی و نظری
تمام ہی علوم حاصل ہوتے ہیں :-

س[23] جو عقل سے علم حاصل ہوتا ہے، وہ کونسا ہوتا ہے؟
بالتفصیل بیان کریں :-
ج: جو عقل سے علم حاصل ہوتا ہے۔ اسکی "2" قسمیں ہیں :-
1- ضروری 2- اکتسابی
ضروری سے مراد :-
وہ ہے جو بداہت "یعنی" اول توجہ بلا فکر"
سے حاصل ہو :-
جیسے :- الکل اعظم من الجزء :-
اکتسابی سے مراد :-
وہ ہے جو استدلال "یعنی" نظر و فکر سے حاصل ہو۔

استدلال کبھی علت سے معلول پر ہوگا :- اور کبھی معلول سے علت پر ہوگا :-

س[24] اکتسابی اور استدلالی کے مابین فرق بیان کریں :-
ج: استدلالی :-
جو دلیل سے ثابت ہو :-
اکتسابی :-
جو کسب و اختیار سے حاصل ہو :-
ان دونوں میں نسبت :-
"عموم خصوص مطلق" کی ہے :-
ضروری اگر اکتسابی کے مقابلے میں آئے تو تعریف :- اسکی یوں کی جائے گی
کہ ضروری وہ ہے جو مخلوق کو بغیر اختیار کے حاصل ہو :-
ضروری اگر استدلالی کے مقابلے میں آئے تو تعریف :- اسطرح ہوگی کہ ضروری
اسے کہا جائے گا کہ جو دلیل میں "نظر و فکر" کے بغیر حاصل ہو :-

Scanned by CamScanner

س 23: الھام کی تعریف بیان کریں؟ نیز یہ بتائے کہ کیا الھام اسباب علم میں سے ہے یا نہیں؟

ج: تعریف الالھام:-

دل میں غیر محسوس کو ڈال دینا۔ بطریق فیضان الہی:-

اسباب علم نہ ہونے کی وجہ:-

اسلئے کہ عام لوگوں کو جسطرح "حس" و "خبر صادق اور "عقل" سے علم حاصل ہوتا ہے۔ اسطرح الہام سے انکو نہ ہی علم حاصل ہوتا ہے اور نہ ہی وہ کسی پر اس کے ذریعے حکم کو لازم کر سکتے ہیں۔-

س 24: عالم کی تعریف بیان کریں؛ نیز عالم قدیم ہے یا نہیں؟ مع اختلاف بیان کریں:-

ج: تعریف العالم:-

اللہ تعالیٰ کے علاوہ جمیع موجودات کو عالم کہتے ہیں:-

جیسے:- عالم اجسام، عالم اعراض، عالم افلاک؛:-

عالم کا حادث ہونا:-

اس بارے میں "2" مذھب ہیں:-

1- معتزلہ 2- اہلسنت

عند المعتزلہ:-

آسمان کو قدیم مانتے ہیں:-

وجہ:-

اسلئے کہ "آسمان" ھیولی، صورۃ جسمیہ، اور نوعیہ" ہیں۔ اسی طرح عناصر اربعہ اپنے ھیولی اور صورۃ جسمیہ کے لحاظ سے قدیم ہیں:-

عند الاہلسنت:-

عالم اپنے جمیع اجزاء کے ساتھ حادث ہے:-

دلیل:-

اگلے صفحے پر درج ہے:-

دلیل :-

عالم
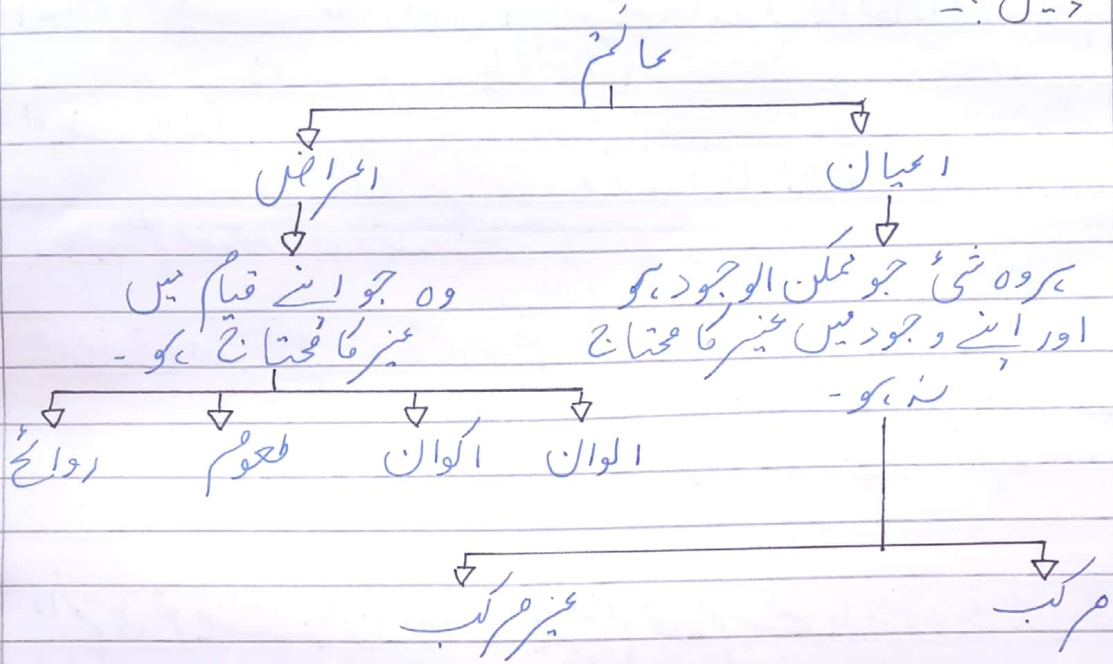
اعیان: ہر وہ شئ جو ممکن الوجود ہو اور اپنے وجود میں غیر کا محتاج نہ ہو۔
- مرکب: جو کم از کم تین اجزاء ہونے چاہیے۔ تاکہ ابعاد ثلاثہ متحقق ہو۔
- غیر مرکب

اعراض: وہ جو اپنے قیام میں غیر کا محتاج ہو۔
- الوان
- اکوان
- طعوم
- روائح

الحاصل کلام :-
اعیان و اعراض حادث ہیں۔ قدیم نہیں :-
کیونکہ اعیان و اعراض سے عالم بنتا ہے۔
اور عالم بھی حادث ہے۔

س 27: اعیان و اعراض کا حادث ہونا بیان کریں؟

ج: اعیان کا حدوث :-
کیونکہ اعیان بھی حادث ہونے پر مشتمل ہیں۔ اور جو حوادث پر مشتمل ہو وہ خود بھی حادث ہوتا ہے۔
کیونکہ "اعیان" "حرکت و سکون" سے خالی نہیں ہیں۔ اور "حرکت و سکون" خود حادث ہیں:

اعراض کا حادث :-
مشاہدہ اور دلیل دونوں سے ثابت ہے کہ اعراض حادث ہوتی ہیں :-
جیسے :- سکون کے بعد حرکت کا آنا وغیرہ وغیرہ :-

Scanned by CamScanner

س 28 "جزء لا یتجزیٰ" کے اثبات پر دلائل بیان کریں:۔

ج پہلی دلیل:۔

"کرہ حقیقی" کو "سطح حقیقی" پر رکھا جائے۔ تو "کرہ" کی طرف ایک جزء "سطح حقیقی" سے مس ہوگا۔

اور یہی جزء "جزء لا یتجزیٰ" ہے۔ اگر "جزء لا یتجزیٰ" نہ مانا جائے تو "کرہ حقیقی" پر خط کا منقسم ہونا لازم آئے گا:

جوکہ درست نہیں ہے:۔

دوسری دلیل:۔

اگر "جزء لا یتجزیٰ" کو تسلیم نہ کیا جائے۔ اور کہا جائے کہ ہر جزء "لا الی نھایۃ" طور پر تقسیم ہوگا۔

تو اس صورت میں رائی کے دانہ اور پہاڑ میں کوئی فرق نہ ہوگا:۔ حالانکہ "بالبداھت" یہ بات معلوم ہے کہ پہاڑ رائی کے دانہ سے بڑا ہے:۔

تیسری دلیل:۔

جسم کے اجزاء کا مجتمع ہونا جسم کی ذات کا تقاضا نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو جسم کی تقسیم نہ ہوتی۔

حالانکہ جسم کی تقسیم ہوتی ہے۔

اب جسم کی جتنی تقسیم ممکن ہو۔ وہ بالفعل "اللہ تعالیٰ" نے فرمادی۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر قادر بھی ہے۔

کہ ایک ایسے جزء کی تخلیق فرمائے کہ جس پر جسم کی تقسیم ختم ہو۔ اب اگر وہ جزء بھی تقسیم کاری کو قبول کرے تو اللہ سے عجز کو دور کرنے کیلئے اس جزء کو تقسیم کرنا پڑے گا۔

حالانکہ ہم نے فرض کیا تھا۔ کہ اس جزء پر تقسیم ہوگی۔ اللہ نے ساری ممکنہ تقسیمات کو "بالفعل" موجود کردیا۔

لہذا اس "جزء" کی مزید تقسیم نہیں۔ اور یہی "جزء لا یتجزیٰ" ہے:۔

س 29 "المحدث للعالم ...... " عبارت کی وضاحت کریں:

ج سب جہان کو موجود کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

وہ ذات جو واجب الوجود

Scanned by CamScanner

ہے۔ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ اگر "خالق" "جائز الوجود" ہو تو تمام "عالم" میں داخل ہوگا۔
پھر وہ ذات عالم کا محدث نہیں بن سکتی :۔

برہان تطبیق :۔
سب سے آخری معلول سے جانب حاضی کی طرف ایک سلسلہ "الی غیر النھایہ" فرض کریں :۔
یعنی :۔ "1، 2، 3
4، 5 "لاالی نھایہ" پھر اس آخری معلول سے ایک درجہ پہلے معلول سے ایک سلسلہ "لاالی نھایہ" فرض کریں :۔
یعنی :۔ "2، 3، 4
5 "لاالی نھایہ" :۔
اب اگر پہلے سلسلہ کی ہر جزء کے مقابلہ میں دوسرے سلسلہ کی ایک جزء ہو تو دوسرا سلسلہ زائد کے مساوی ہوگا۔ حالانکہ ناقص کا زائد کے مساوی ہونا محال ہے :۔
اور اگر پہلے سلسلہ کی ہر جزء کے مقابلے میں دوسرے سلسلہ کی جزء نہ ہو تو ثابت ہوگا کہ پہلے سلسلہ میں دوسرے سے زیادتی ہے۔
لہٰذا دوسرا ختم ہو جائے گا۔ اور تسلسل کا پایا جانا بھی محال ہے :۔

س 30 اللہ تعالیٰ کی ذات واحد ہے۔ اس پر دلیل بیان فرمایئے :۔؟
ج اللہ تعالیٰ کی ذات "واحد" ہے۔ اسکو متکلمین نے "برہان تمانع" سے ثابت کیا ہے :۔

برہان تمانع :۔
قولہ تعالیٰ "لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا"
برہان تمانع کی اجمالی تقریر یہ ہے کہ اگر "دو" خدا ممکن ہوں۔ تو ایک دوسرے کی مخالفت پر قادر ہوں گے یا نہیں

قادر ہوگا تو ← ایک خدا دوسرے خدا کو رد کرے گا۔ تو دوسرے خدا کا عجز لازم آئے گا۔

یا

قادر نہیں ہوگا تو ← عجز لازم آئے گا اور عاجز خدا نہیں ہو سکتا۔

Scanned by CamScanner

س 31: فساد سے کیا مراد ہے؟ بالتفصیل تحریر کریں:۔

ج:

فساد

خروج من النظام المشاھدہ

عدم تکون

بالفعل مراد ہوگا یا بالامکان مراد ہوگا

لازم وملزوم کے درمیان ملازمت قطعی نہیں ہوگی۔ کیونکہ ممکن ہے کہ دونوں خدا ایک نظام پر متفق ہوجائیں:۔

رفع تالی پر کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ ثبوت تالی پر دلائل ہیں۔

بالفعل مراد ہوگا یا بالامکان مراد ہوگا

لازم وملزوم کے درمیان ملازمت قطعی نہیں ہوگی۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ایک خدا تمانع سے پہلے شئے کو پیدا کردے:۔

رفع تالی پر کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ ثبوت تالی پر دلائل ہیں:۔

س 32: اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے:۔ قدیم کا معنیٰ اور دلیل بیان کریں:۔؟

ج: تعریف القدیم:۔ اللہ کی ذات قدیم ہے:۔ کیونکہ اللہ کی تعریف وہی ذات واجب الوجود ہے۔ التزاماً کیسے معلوم ہورہا تھا وہ اس طرح کہ واجب قدیم ہی ہوتا ہے۔ قدیم کا غیر نہیں ہوتا۔ قدیم کے متعدد معنیٰ تھے۔ اسلئے یہاں پر قدیم کا معنیٰ لیا جس کے وجود کی ابتداء نہ نہ ہو یعنی وہ مسبوق بالعدم نہ ہو:۔

دلیل:۔ کیونکہ اگر قدیم نہ ہو تو وہ "مسبوق العدم" ہوگا۔ اور اپنے وجود میں غیر کا محتاج ہوگا، اور جو کسی کی طرف محتاج ہو وہ واجب نہیں ہوتا۔ تو معلوم ہوا کہ واجب لازم قدیم ہوگا:۔

Scanned by CamScanner

س 33 واجب اور قدیم دونوں مترادف ہیں یا نہیں؟
وجہ بیان کریں:-

ج واجب و قدیم کو مترادف کہنا صحیح نہیں ہے:- کیونکہ مترادف ہوتے ہیں وہ "متحد فی المفہوم" ہوتے ہیں۔
حالانکہ "واجب و قدیم" کا ایک مفہوم نہیں ہے۔

واجب وہ ذات جس کا وجود خود ہی ہو۔ اور
قدیم وہ جس کے وجود کی ابتداء نہ ہو تو دونوں کے مفہوم علیحدہ ہوئے
ایک نہیں،

لہذا مترادف بھی بھی نہیں کیونکہ دو مترادف
"متحد فی المفہوم" ہوتے ہیں۔

جیسے:- "انسان و بشر" مترادف ہیں
ان کا مفہوم ایک ہے "یعنی" حیوان ناطق:-

تمت بالخیر

اعلیٰ مقصد قربانی کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا:-

کامیاب بندہ وہ انسان ہے جو حالات سے خوف زدہ نہیں ہوتا جب کہ ناکام بندہ حالات کے سبب سے پریشان ہو جاتا ہے:-

ہمیشہ اس وقت بولیں جب آپکو احساس ہو
کہ آپ کے الفاظ جو آپ کہنے جا رہے ہیں وہ
آپ کی خاموشی سے زیادہ خوبصورت ہوں